۲۰۷۵

فیض شفاء للناس

بفضل حکیم مطلق شفا بخش امراض جسمانی و روحانی نسخہ نافعہ عنی

رسالہ حفظ الابدان فی صحت الانسان

سنہ ۱۳۱۳ھ

باہتمام حکیم محمد عبد العزیز خان خلف حکیم محمد عبد الحفیظ خان متوطن رام پور الریاست

در مطبع اختر المطابع بریلی حلیۂ طبع پوشید ۱۷ نومبر سنہ ۹۵ء

قیمت فی نسخہ ۲ر نمبر اول ... حق ... محفوظ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد وصلواۃ کے یہ خاکسار ذرہ بمقدار اضعف العباد خادم اطبا محمد عبد الحفیظ عرض کرتا ہی کہ ایک مدت دراز سے اس ناچیز کا یہ ارادہ تھا کہ کوئی رسالہ حفظ صحت مین کثیر المعنی قلیل الالفاظ اُردو زبان مین مفصل اور تشریح کے ساتھ جسکا سمجھنا عام فہم پر بھی دشوار نہو تحریر کرے تاکہ اُس سے نتیجہ رفاہ عام کا حاصل ہو الحمد للہ کہ وہ موقع پایا مطلب برآیا نام اس رسالہ کا حفیظ الابدان فی صحت الانسان مناسب جانا اور تقسیم اسکی اوپر ایک مقدمہ اور دس مقالہ اور ایک خاتمہ کے کی گئی مقدمہ بیچ بیان اُن امور کے جنکی وجہ سے کثرت امراض قلت عمر ضعف اعضاء وقویٰ وارواج زمانہ موجودہ مین درجہ کمال پر ہے مقالہ اول امور طبیعہ کے بیان مین جو مشتمل اوپر چھہ فصل کے ہے فصل اول ارکان مین فصل دوسری امزجہ مین فصل تیسری اخلاط مین فصل چوتھی اعضاء مین فصل پانچوین قوتون مین فصل چھٹی بقیہ امور طبعیہ مین مقالہ دوسرا تشریح کے بیان مین جو مشتمل اوپر سات فصل کے ہی فصل اول ہڈیون کی تشریح مین فصل دوسری بقیہ اعضاء مفردہ مین فصل تیسری اعضاء مرکبہ کی تشریح مین

فصل چوتھی تشریح ریہ و قلب مین فصل پانچوین حجاب صدر و معدہ و آنتونکی تشریح مین
فصل ۶ کبد و مرارہ وغیرہ مین فصل ساتوین تشریح بقیہ اعضاء مرکبہ وغیرہ مین مقالہ تیسرا
احوال بدن انسانی و اسباب و علامات مین جسمین پانچ فصلین ہین فصل اول صحت و مرض مین۔
فصل دوسری اسباب ضروری مین فصل تیسری اسباب مرضہ مین فصل ۴ علامات و احوال
بدن انسان مین فصل پانچوین اُن علامات مین جو ازروی اخلاط کے بدن انسان پر دلالت کرتی
ہین مقالہ چوتھا نبض اور قارورہ کے بیان مین اور اسمین چھہ فصلین ہین فصل اول اقسام نبض
بسیط مین فصل دوسری نبض مرکب وغیرہ مین فصل تیسری الوان بول مین فصل چوتھی قوام
بول وغیرہ مین فصل پانچوین پیشاب کی صاف اور کدر ہونیکے بیان مین فصل چھٹی رسوب مین
مقالہ پانچوان تندرستونکی تدبیر اور مریضونکے علاج بطور کلی اور یہ مشتمل اوپر دس فصل کے ہے
فصل پہلی کھانے پینے کی تدبیر مین فصل دوسری ریاضت و مالش بدن مین فصل تیسری
حمام مین نہانے کے بیان مین فصل چوتھی سونے اور جاگنے کے تدبیر مین فصل پانچوین فصول اربعہ یعنی
چار فصلونکی تدبیر مین فصل چھٹی عورت حاملہ اور دودھ پلانے کے بیان مین فصل ساتوین لڑکون
اور جوانون کی تدبیر مین فصل آٹھوین بیمارونکے علاج مین فصل نوین فصد و حجامت کے بیان مین
فصل دسوین قی و اسہال وغیرہ مین مقالہ چھٹا امراض سر کے بیان مین اسمین تیرہ فصلین
ہین فصل ۱ صداع و شقیقہ وغیرہ مین فصل ۲ برسام مین فصل ۳ مالیخولیا مین فصل ۴
صرع مین فصل ۵ سکتہ مین فصل ۶ فالج و لقوہ وغیرہ مین فصل ۷ زکام مین فصل ۸ رمد مین
فصل ۹ ضعف بصر وغیرہ مین فصل ۱۰ درد کان وغیرہ مین فصل ۱۱ امراض بینی مین فصل ۱۲ درد
دندان وغیرہ مین فصل ۱۳ خناق و ورم لہاة اور جونک کے لپٹ جانے مین مقالہ ساتوان
سینے سے ناف تک کی بیماریون کے بیان مین اس مین اٹھارہ فصلین ہین فصل اول کھانسی

کے حالات مین فصل ۲ ذات الریہ مین فصل ۳ ذات الجنب مین فصل ۴ سانس پھولنے
مین فصل ۵ خفقان مین فصل ۶ نفث الدم مین فصل ۷ ضعف معدہ مین فصل ۸ غشی
مین فصل ۹ مغص مین فصل ۱۰ ہچکی مین فصل ۱۱ ہیضہ و اسہال مین فصل ۱۲ زحیر مین
فصل ۱۳ قولنج مین فصل ۱۴ دیدان مین فصل ۱۵ درد جگر مین فصل ۱۶ استسقا مین
فصل ۱۷ درد طحال مین فصل ۱۸ یرقان مین مقالہ آٹھوان اعضا کی بیماریون مین
اس مین ۹ فصلین ہین فصل اول درد گردہ مین فصل دوم امراض مثانہ مین فصل سوم
امراض مقعد مین فصل چہارم منی و مذی وغیرہ خارج ہونے مین فصل پنجم امراض انثیین
مین فصل ششم فتق مین فصل ہفتم زیادتی حیض و ضعف باہ مین فصل ہشتم نقرس و حدبہ
وغیرہ مین فصل نہم دوالی و فیل پا مین ۔ مقالہ نوان بدن کی ظاہر بیماریون اور بخارون
کے بیان مین جو مشتمل اوپر آٹھ فصل کے ہے فصل ۱ سعفہ تر مین فصل ۲ بہق و جذام
مین فصل ۳ تر و خشک کھجلی مین فصل ۴ شری و حصف مین فصل ۵ حصبہ و جدری
و ثولول مین فصل ۶ اورام مین فصل ۷ سرطان و خنازیر مین فصل ۸ حمیات مین ۔
مقالہ دسوان کھانے اور پینے کی چیزون کی قوت مین جسکی طبیعت عادی ہو اسمین
تیرہ فصلین ہین فصل پہلی دانون یعنے غلہ مین فصل دوسری گوشت و انڈونکی قوت
مین فصل تیسری دودہ کی قوت مین فصل چوتھی ترکاری کی قوت مین فصل پانچوین
میوہ کی قوت مین فصل چھٹی پھولون مین فصل ساتوین تیلونمین فصل آٹھوین
خوشبودن کی قوت مین فصل نوین مصالح کی قوت مین فصل دسوین مربون کی قوت
اور حالات مین فصل گیارہوین پکائی ہوئی ترچیزدن وغیرہ کی قوت مین و خاتمہ
کتاب متفرق احکام و بقیہ امراض مین جو قلیل الوقوع ہین ۔

واضح ہو کہ اس موقع تقسیم مضمون رسالہ مین فہرست امراض وغیرہ کا بیان مجملاً خاص اس غرض سے
کیا گیا کہ اس رسالہ کا طبع ہونا اور شایع ہونا ایک ایک جزو کے پیدا ہونے کے بعد تجویز ہوا
لہذا ناظرین کو اس کے پورے مضامین کی فہرست اولاً معلوم ہونے سے آیندہ کیواسطے
اشتیاق ملاحظہ اور خواہش وصول پیدا ہو **مقدمہ** یہ بات ناظرین پر اظہر من الشمس ہے کہ
زمانہ موجودہ مین باوصف ترقی و کثرت شفاخانجات و صفائی وغیرہ کے کیا زیادتی امراض
قلت عمر و ضعف اعضا و قوی وارواح کا درجہ کمال پر ہے حالانکہ گورنمنٹ کو بھی آج
رعایا کی ترقی حفظ صحت و دفع امراض مین کامل توجہ ہے - پھر کیا وجہ جو زمانہ موجودہ کے
آدمی ہمیشہ دام امراض مین گرفتار رہتے ہین اور رنگا رنگ کے مصائب مین پریشان
جو اشخاص کہ صحیح المزاج سمجھے جاتے ہین وہ بھی مرض سے خالی نہین - افسوس کہ ہمارے
موجودہ زمانہ کے صاحبان ڈاکٹر و حکما نامور اصلا توجہ اسکے سبب اصلی پر نہین فرماتے
کہ اس زیادتی کا سبب اصلی کیا ہے - چونکہ ازالہ سبب سے ازالہ مسبب کا ہوا کرتا ہے
جب سبب ہی معلوم نہ کیا جاوے تو مسبب کا دفعیہ محال ہے لہذا بنظر رفاہ عام یہ
خاکسار خیر خواہ عام و خاص اپنی ناقص سمجھ کے لایق کچھ عرض کرتا ہے بگوش دل سنیے اور
بچشم غور ملاحظہ فرمایئے وہو ہذا ہمارے موجودہ زمانہ کا دستور العمل
کیا واضح طور پر ہر شخص کے پیش نظر ہے جس کی کچھ تفصیل بھی ضرور ہے یہ بات ثابت ہے کہ
آدمی دو قسم کے ہین ایک نیک چلن دوسرے بد چلن اول بد چلنون کا طریق جب دس
پندرہ سال کی عمر کو پہونچتے ہین تو جوانان بد طریق کے چال چلن کو دیکھکر قدم بقدم
چلنے کا سبق پڑھتے ہین اور بہت جلد اول درجہ مین پاس ہوکر افعال ناجایز مین مشغول
ہوتے ہین باوجود اس بات کے کہ اسوقت تک کوئی قوت درجہ کمال پر پہونچا یا متوسط پر

بھی نہین پہونچتے اس مثال پر قیاس کرنا چاہیئے کہ کوئی درخت کے پودہے سرسبز
شاداب ہونہار کو باد سموم کا اثر پہونچے اُسکے مادہ نموین جو ترقی دینے کا وقت ہے کمی
کی جاوے اور موجودہ مادہ کے فنا کرنے کے واسطے اسباب جمع کئے جاوین بجاے
آب پاشی کے تپش آتش سے اوسکو جلایا جاوے پس بصورت مذکورہ اس پودے کا
حال کس طرح ہوگا آیندہ ترقی وکمال قوت تو دشوار بحالت موجودہ اُسکا قایم رہنا محال
تھوڑی عمر کی حالت مین جنکو نہ بچہ کہہ سکتے ہین نہ جوان اونکا اسی ناقص اور مضر افعال
مین گرفتار ہونا کیا سم قاتل نہین ہے ضرور ہے۔ مزید بران یہ امر کہ جب بوجہ ضعف اعضا
وقوی واعصاب وغیرہ سرعت انزال کا ہونا لازم ہوتا ہے تو واسطے حصول قوت
امساک افیون کہانا شروع کرتے ہین چونکہ لطف صحبت بقای صحبت پر ہے اور بقاے
صحبت موقوف امساک منی پر رہی افیون کہ ایک مشہور چیز واسطے امساک کے جسکو
ہر خاص وعام جانتا ہے براے چندے مفید ہے اُسکا استعمال نہایت ہی خوشی
سے پسند کرتے ہین اور بوجہ عادی ہونے طبیعت کے روز بروز اوسکی ترقی کا ہونا
لازم ہوتا ہے اور بسبب کثرت استعمال اور عادی ہونے طبیعت کے پورا پورا اثر حاصل
نہین ہوتا تو چنڈو جو ایک خلاصہ افیون کا ہے اوسکا پینا شروع کرتے ہین علیٰ ہذا اسمین
بھی بطریق مذکورہ ترقی حاصل ہوتی ہے اُسکی ترقی کا ہونا پیام اجل آتا ہے اب نہ قوت
شہوت نہ امساک یہ دونون بالاے طاق۔ حرارت غریزی اور رطوبت اصلیہ یہ دونون
چیزین جو موقوف علیہ حیات بحکم باری انسان کو عطا ہوئی ہین اوسکے فنا کرنے مین
یہ نہایت ہی موثر چیز ہے۔ شمار فرمایئے کہ افیون کھانے والے اور چنڈو پینے والے
ہندوستان مین کسقدر موجود ہین غالباً اونکی شمار لاکھون سے زائد ہوگی سواے

چنڈو اور افیون کے اکثر اشخاص واسطے حصول قوت شہوت شراب کا پینا شروع
کرتے ہین شراب وہ چیز ہے کہ بجز ضرر کثیر نفع قلیل کی بھی امید نہین طرفہ تر یہ امر
کہ اوسکے اقسام اور طریق استعمال سے اصلا وقفیت نہین رکھتے کہ کس مزاج کو
کس قسم کی شراب مفید ہے اور کسکو مضر اور کسقدر مقدار مناسب حال ہے کون
وقت اس کے استعمال کا ہے اسوجہ سے اور زیادہ نقصان پیدا ہوتے ہین اسکے
سوا بھنگ چرس گانجہ تاڑی پوست وغیرہ کے استعمال کرنے والے کسقدر مقدار مین
موجود ہین اور اُن اشخاص کا حال کیا ہے انہی افعال ناجایز کا نتیجہ مرض آتشک اور
سوزاک وغیرہ بھی ہے یہ وہ مرض متعدی ہے جسکا اثر دوسرے شخص پر بہت
جلد ہو پہنچتا ہے مثلاً مرد کو یہ عارضہ ہو تو بمجرد صحبت عورت بھی اسی آفت مین مبتلا
ہو جائیگی یا عکس اسکے اور اس مرض سے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہین از انجملہ
جذام بھی جس مین انگشت ہای دست و پا کا گر جانا ناک کا بیٹھ جانا تالو مین سوراخ
کا ہو جانا خون و ریم کا جاری ہونا معاذ اللہ منہا یہ وہ بُرا مرض ہے کہ صورت دیکھنا
اور کلام کرنا بھی ایسے شخص سے دشوار ہوتا ہے اپنا عزیز اور قریب حتے کہ اولاد
اور بی بی بھی نفرت کرتے ہین اور اسکا اثر فقط اُس شخص کی ذات پر نہین بلکہ
مدت دراز تک اوسکی اولاد مین بھی اسکا اثر رہتا ہے کیون نہ رہوے اولاد نطفہ
والدین سے پیدا ہوتی ہے جب اوسکے نطفہ مین یہ نقصان موجود ہے تو اوسکی اولاد
مین بھی ہونا ضرور ہے اسی طرح سوزاک مین قسم قسم کی تکلیف اور خرابی مریض
کے واسطے ہوتی ہے اور عارضہ سوزاک بھی بہت عرصہ تک قائم رہتا ہے
سوزاک کے ہمیشہ قایم رہنے کی وجہ یہ ہے کہ سوزاک نام ہے قرحہ کا جو راستہ

پیشاب مین پڑجاتا ہے اور مفصلاً بیان اسکا اسکے موقع پر آویگا چونکہ تکمیل صحت
قرحہ کی جب ہوتی ہے کہ بعد صحت دو تین ماہ تک صحبت سے پورا پرہیز کیا جاوی
ورنہ حرکت صحبت موجب تازہ کہنے زخم کی ہوا کرتی ہے - یہ چند قباحتین مختصر طور
پر بیان کی گئی ہین اسی پر قیاس کیا جاوے یا ایہا الناظرین ان اسباب مذکورہ
کو ملاحظہ فرماینے کہ صحت بدنی کے قائم رکھنے اور ترقی دینے مین کیا یہی اسباب
ہین اور بعد دریافت ان اسباب کے اطبا و ڈاکٹر اسکا انسداد بامداد سرکار
کر سکتے ہین یا نہین - قسم دوسری نباک مین اشخاص کے حالات مین -
یہ بہت صحیح طور پر ظاہر ہے کہ اکثر آدمی اپنی اولاد کی شادی تھوڑی عمر مین بلا تکلف
کر دیتے ہین اونکا یہ قول ہے کہ زیادہ عمر مین شادی ہونے سے اولاد آوارہ
ہو جاتی ہے لہذا بنظر حفظ ما تقدم یہ قاعدہ جاری کرتے ہین - حالانکہ کمال قوت بلکہ
بلکہ اوسط پر بھی نہین ہونچتے - یہ بات ثابت ہے کہ حکیم مطلق نے اپنی حکمت
کاملہ سے مباشرت عورت مین عجب لذت لذیذ و کیفیت عجیب پیدا کی ہے
جس سے خواہ مخواہ طبیعت کو رغبت ہوتی ہے چونکہ اُن اشخاص کو اسوقت تک
نہ قوی و اعضا مین پوری قوت نہ عقل مین وسعت حاصل ہے کہ موافق اپنی حالت
اور قوت کے اس فعل سے محظوظ ہو کر لطف زندگی کا پاوین ناچار وہ شوق اور ذوق
مین اگر بکمال سرگرمی اس ہی کام کا مشغلہ بناتے ہین پس تھوڑی ہی مدت مین
ضعف و نقاہت سے ملاقات ہوتی ہے لیکن باوجود ضعف و نقاہت پھر بھی
صبر نہین آتا چونکہ عادت کو ایک بڑا دخل طبیعت مین ہے دیکھو ناقص بدمزہ
مضر اشیا کے عادی ہونے سے دفعتاً اوسکا ترک دشوار ہوتا ہے چہ جائیکہ

الے مادہ فعل کا ترک کرنا طبیعت کو کیونکر گوارا ہو سکتا ہے جب اس درجہ کو
ضعف و نقاہت پیدا ہوتا ہے کہ مجبوراً اس فعل سے معذور ہونا پڑتا ہی تو مقوی
بھی ممسک نسخون کی تلاش کرتے ہین حاصل کلام نیک چلن اس طور پر اور بد چلین
اوس طریق سے اپنی دولت صحت کو برباد کرکے اقسام اقسام کے امراض مین
تا زندگی گرفتار رہتے ہین اس مثال پر قیاس کرنا چاہیئے ایک چراغ باریک بتی
اور کم روغن دوسرا دبیز بتی اور زیادہ روغن کا ایک درجہ کی ہوا مین رکھدو تو
باریک بتی اور کم روغن کا جلد بجھ جاویگا اور بہت خراب روشنی دیویگا۔ اور دبیز
بتی زیادہ روغن والا دیر تک روشن رہیگا اور عمدہ روشنی ہوگی حالانکہ سبب
قاتلی بجھانے کا ایک ہی ہے اس ہی طرح ایک شخص ضعیف دوسرا قوی ہو دونو
کی ایک ہی درجہ کی ضرب مارو ضعیف قریب ہلاکت ہوگا اور قوی ایک معمولی
بات جانیگا دیکھو جب آدمی ضعیف ہوجاتا ہے تو ادنے ادنے سبب سے جلد جلد
بیمار ہوتا ہے اور جو آدمی قوی ہوتے ہین اونکی طبیعت اسباب ضعیف کو خود دفع
کردیتی ہے نہ آپ منفعل ہوتی ہے نہ اعضا پر اثر مضرت پیدا ہونے دیتی ہے
جب یہ بات ثابت ہوچکی کہ اسوقت کے آدمی ضعیف القوی نحیف الاعضا ہین
تو اونکی اولاد کا ضعیف ہونا بدرجہ اولے ثابت ہی اسواسطے کہ مادہ پیدایش جملہ
حیوانات کا نطفہ پر قرار پایا ہے پس ضعیف آدمی کا نطفہ بھی ضعیف ہوتا ہے
دریں صورت ضعف خلقی کا ثبوت پورے طور پر ہے اور ضعف خلقی وہ ضعف ہی
کہ اسکا دفعیہ ممکن نہین اسطور پر کہ خلقی ضعف جاتا رہے اور یہ شخص مثل اوس شخص
کے ہوجاوی جو نطفہ قوی سے پیدا ہوا ہے اور جس طرح مرد کے واسطے ابتدا عمر

شادی مضر ہے اُس سے زائد عورت کے واسطے چونکہ عورت بعض بعض اسباب
ضعف مین مرد سے بدرجہا زائد ہے مثلاً بار حمل تکلیف ولادت اُسکے بعد دودھ
پلانا بچے کی خدمت قسم قسم کی تکلیف کا پیش آنا مقام غور ہے کہ جب عورت
تھوڑی عمر کی حالت مین ایسے مصائب مین گرفتار ہو جاے پھر اُسکے قویٰ
اور اعضا کا صحیح رہنا اور ترقی کا حاصل ہونا کیونکر ہو سکتا ہے پس مرد و عورت
جب دونون ضعیف ہون اونکے نطفہ ضعیف سے اولاد ضعیف کا ہونا بدلائل
ثابت ہو چکا جسکو ہر خاص و عام تسلیم کر سکتا ہے اور اس مثال سے زیادہ صحت
ہے مثلاً کسی کمزور زمین مین کسی قسم کا تخم بویا جاے یا زمین اچھی ہو لیکن تخم ضعیف
ہو یا دونون ناقص ہون تو ان تینون صورتون مین اوسکا پھل کیسا ضعیف ہوگا
قس علیٰ ہذا دوسرا اسباب قوی جو صحت و تندرستی کے برباد کر دیتے مین اول سے
کم نہین ہمارے ہندوستان مین خصوص از قوم مسلمان فضول خرچی و ناعاقبت
اندیشی کی وجہہ سے جو جو تکالیف پاتے ہین ہزار حصہ مین سے ایک کا بیان بھی
دشوار ہے یہ امر بالاتفاق جملہ حکما و اطبا و عقلا ثابت و مسلم ہے کہ انسان کی زندگی
روح کی بقا پر حکیم مطلق نے قایم فرمائی ہے جسقدر روح زیادہ ہوتی ہے اسیقدر
قوت و تندرستی حاصل رہتی ہے اور یہ بات بھی مسلمات سے ہے کہ زیادتی غم
و فکر سے روح زیادہ تحلیل ہوتی ہے غم و فکر وہ ناقص چیز ہے کہ جوان آدمی
بڈھون سے بدتر ہو جاتا ہے۔ جس طرح خوشی اور بے غمی سے بوڑھا آدمی مثل
جوان کے ہوتا ہے اور اکثر قوتین جو زمانہ پیری مین معطل ہو جاتی ہین وہ بجاے
عیش و آرام تر و تازگی پاکر اپنا فعل دکھاتی ہین دیکھ لو یہ رات دن کا تجربہ ہے

تہوڑی دیر کے واسطے کوئی بھی غم و فکر کی بات آتی ہے تو فورًا چہرہ کا رنگ
بدل جاتا ہے طبیعت بدرجہ غایت ضعیف ہوجاتی ہے جملہ اعضاء رئیسہ پر ایک
کیفیت مضرت پیدا ہوتی ہے نشست و برخاست کو دل نہین چاہتا کسی سے
بات کہنا پسند نہین آتا کہانا پینا جو ایک ضروری چیز ہے اوسکی خواہش بھی جاتی
رہتی ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ غم و فکر زوال صحت کے واسطے بہت ہی ناقص
و مضر چیز ہے موجودہ وقت کے آدمی اکثر اوقات اس مرض عظیم مین گرفتار
رہتے ہین اور اسکی وجہ خاص فضول خرچی بے ہنری نااتفاقی سب سے زیادہ
اور عدم توجہی سرکار ہے آمدنی سے زیادہ خرچ کا ہونا یا آمدنی کا مطلق نہونا یہ سبب
ضروری واقع ہوتا ہے آدمی تین قسم کے باعتبار انتظام دنیاداری کے ہوا کرتے ہین
اول نیک چلن دوسرے ناعاقبت اندیش تیسرے بدچلن نیک چلن وہ شخص
ہین جو ہمیشہ ہر حال مین انجام پر نظر رکھتے ہین - ہر دو آخر مین مبارک بندہ ایست
کے مصداق بنتے ہین اوسط درجہ کی چال اونکا طریق ہے خیر الامور اوسطہا کا مضمون
ہر وقت پیش نظر رہتا ہے جسقدر آمدنی ہوتی ہے حسب حال اوسمین سے پس انداز
کرتے ہین ہر وقت اطمینان اور قوت و فرحت قلب کا ذائقہ پاتے ہین اور صدہا
تکالیف و رنج سے خود محفوظ رہتے ہین بسا اوقات دوسرے شخص آفت رسیدہ
کی دستگیری کرکے مغفور دارین بنتے ہین - قسم تیسری ناعاقبت اندیش کی
جو مادہ صرف کیا انجام پر اصلا نظر نہین ایک حبہ باقی نہین رکھتے اکثر اوقات معمولی
باتون اور جو ضروری امر پیش آتے ہین اوسکے کرنے مین بوجہ عدم استطاعت
سخت درجہ پریشان ہوکر ذلت پاتے ہین قسم قسم کے تکلیف و صدمات اوٹھاتی

ہین اور اس تیزاب رنج سے اپنی دولت صحت کو خراب کرتے ہین ہزارون آدمی
ایسے ہین جنکو طلب معاش کیطرف اصلا توجہ نہین ہوتی ہنرمندی کو عیب سمجہتی ہین
البتہ خرچ کرنیمین اپنا مثل نہین رکھتے ازینوجہ صدمات عظیم پاتے ہین گویا مجموعہ غم اور فکر کا ہو جاتے ہین
اور ہزارون مریضون کیلیے ایک مرض بنجاتے ہین اللہم حفظنا اللہم حفظنا اگر اسکے نقصانات کی تفصیل کیجاوی
تو ایک وقت کثیر درکار ہی چونکہ مقصود راقم بابت اظہار اون اسباب کی ہی جسکی وجہ سی صحت اور تندرستی
مین نقصان آتا ہی اور یہ اسباب مذکورہ زوال صحت و نقصان صحت کیواسطے بدرجہ غایت مؤثر
ہین لہذا بیان کرنا انکا واجبات سی جانا گیا اب اسکے دفعیہ اور اصلاح مین جو امور قابل بیان ہین
انکا بیان بھی ضرور ہی گویا ان امراض کا علاج سمجہنا چاہیے ہرچند کہ بظاہر ایسی امور کا انسداد
نہایت ہی دشوار معلوم ہوتا ہی لیکن جسقدر دشوار نظر آتا ہی اوس سی زیادہ آسان سمجہنا چاہیی خدا کا
شکر ہی کہ فی زماننا انتظام سلطنت بہت قوت اور درستی کے ساتھ موجود ہی کوئی امر ایسا نہین جسکو
حکام چاہین اسکی تعمیل مین دشواری پاوین اگرچہ وہ امر رعایہ ظاہر بین کی نظر مین بالکل مضر ہو چنانچہ
عام طور پر اس باتکا تجربہ ہی بطور مثال کے سمجہنا چاہیے ٹکس کا دینا چنگی کا محصول ہر چیز پر ادا کرنا
چوکیداری وغیرہ جسکو کوئی شخص پسند نہین کرتا مگر نہایت آسانی سے پوری قواعد کی تعمیل ہر شخص پر لازم
ہے علی ہذا بہت اشیاء اس قسم کے ہین جسمین رعایا کا نقصان سرکار کا فائدہ دیکھو اسٹام کا قانون
کسطرح جاری ہی ہزارون آدمی بوجہ افلاس اور ناداری کے اپنی حق رسی سی معذور ہین اگرچہ مفلس
آدمی کیواسطے بھی قانون ہی کہ بعد ثبوت افلاس اسٹام سی بری کیا جاوی لیکن وہ ثبوت کا ہونا ہی
ایسے شخص کیواسطی محال ہی مگر کیا مجال جو رعایا دم بھی مارسکی جب ایسی زیادتی اور ضرر کی باتونکو خوشی
گوارا کر لیا گیا تو اون امور کو جو ناقص عقل والا بھی اپنے فائدہ کو سمجہتا ہی کیونکر قبول نکریگا جب یہ
بات بادنی توجہ ثابت ہوگی کہ درصورت چاہنے حکام کے پورا انتظام ایسے امور ناقصہ کا ہو سکتا ہی

تو حکماء اور ڈاکٹر پر یہ بات فرض ہی کہ اس معاملہ خاص مین ایک کمیٹی قایم کرین اور
اور اپنی اتفاق رای سے گورنمنٹ مین ایک درخواست بابت انسداد اسباب نقصان
پیش کرین درنصورت امید کافی ہی کہ ضرور لحاظ کیا جاینگا یہ وہی اسباب ہین جنکے
بابتہ اولاً عرض کرچکا ہون کہ سبب اصلی زوال صحت وکثرت مرض وقلت عمر ہی ہمارے
صاحبان ڈاکٹر اور حکماء نامور اصلا توجہ نہین فرماتے اور بعد دریافت اُسکے انسداد کے خواستگار
نہین ہوتے میرے نزدیک جس طرح اقوال ڈاکٹر وحکماء پر گورنمنٹ کا عمل ہی شاید دوسری
سلطنت مین ایسا ہو پھر کیا وجہ جو انسداد نقصان کیواسطے ایسی قوت قوی موجود ہو اور توجہ
نفرمائی جاوی اصلی سبب کو نہ دیکھا جاوے ہوائی سببون کو پیش نظر رکہا جاوے میرا یہہ
مطلب نہین ہے کہ سرکاری نقصان ہو اور رعایا کا نفع بلکہ یہ غرض ہی کہ سرکار کا بھی
فایدہ ہو اور رعایا کو بھی آرام آسایش ملے رعایا کا آرام سے رہنا اور خوشحال ہونا عین
نفع حاکم کا ہوا کرتا ہی اگر رعایا برباد ہو تو حاکم اُس رعایا سے کیا فائدہ پا سکتا ہے اگر یا
تو بہ سے چندے جو جو اشیا مثل افیون چرس بھنگ گانجہ شراب چنڈو وغیرہ سے
سرکار کو منفعت ہی اگر اسکے قایم مقام دوسری تجارتین مقرر کیجاوین تو ممکن ہی کہ سرکار کو
بھی قریب قریب ان تجارتونکے نفع حاصل ہوگا اور رعایا بھی صدہا آفات سے محفوظ
ہوکر دولت صحت کا حصہ پاوے - اس ہی طرح انتظام فضول خرچی کا قانون جاری ہونا
چاہیے بعد ان انتظامات کے وہ امور جس سے رعایا کو آسودگی اور اطمینان حاصل ہو اُسپر توجہ کافی
ہونا چاہیے اگر بادشاہ رعایا کو مثل اولاد کے جانے اور اوسکے نفع نقصان پر ہمیشہ نظر رکھے
تو رعایا ہزار درجہ محبت کی نظر سے اپنے بادشاہ کو دیکھے اور ہمیشہ اوسکی فرمانبرداری
سے یک سر مو عدول نہین کرتی - رعایا کے اسباب بربادی او نقصان خواہ وہ بوجہ

افعال رعایا کے ہون یا منجانب حاکم بہر حال اُسکا انسداد ذمہ حاکم واجبات سے ہے بر رسولان بلاغ باشد وبس۔

مقالہ اول امور طبیعیہ کے بیان مین جو مشتمل اوپر چھہ فصل کی ہی فصل اول ارکان کی بیان مین

ارکان جمع رکن کی ہی اور رُکن بالضم یعنی پیش کے ساتھ بمعنی جزو عظم ہر شی کو کہتے ہین موالید ثلاثہ کا وجود موقوف چار جزو پر ہی یعنے اگ ہوا پانی مٹی۔ لہذا اسکا نام ارکان رکھا گیا۔ اور موالید ثلاثہ نام جملہ حیوانات نباتات جمادات کا ہے اور حکما نے تعریف ارکان کی اسطرح فرمائی ہی ارکان اجسام بسیط ہین اور اجزا اولیہ ہین واسطے بدن انسان اور غیر انسان کے اور یہ ایسے رکن ہین کہ جنکی تقسیم اجسام مختلفۃ الصور اور طبائع کیطرف ممکن نہین ہو سکتی ہی یعنے ہر رکن جب تک کہ بسیط ہے اپنی طبیعت اور صورت مخصوصہ پر قایم رہتا ہی اُسکے کسی جزو مین امتیاز اور اختلاف نہین ہو سکتا ہی اور یہ ارکان چار ہین دو خفیفہ ایک اگ کہ یہ گرم اور خشک ہی۔ دوسرا ہوا کہ گرم اور تر ہے اور دو ثقیلہ ہین ایک پانی کہ یہ سرد اور تر ہے۔ دوسرا مٹی کہ یہ سرد اور خشک ہی۔

فصل دوسری مزاج کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جب ارکان کے اجزا آپس مین ملکر چھوٹے چھوٹے ہو جاتے ہین اور بعض کا فعل بعض مین اپنی قوت متضادہ کے سبب سے مس اور اثر کرتا ہی اور ہر رکن اپنی مخالف کیفیت سے دوسری رکن کے غلبہ کیفیت کو توڑ دیتا ہی یہانتک کہ آپس مین اثر کرنا اور قبول کرنا ایک حد معین کو پہونچ جاتا ہے تو ایک ایسی نئی کیفیت اون ارکان مرکب کے اجزا مین پیدا ہوتی ہے جو چار ون کیفیتون مین ہی اور اپنے جمیع اجزا مین متشابہ اور متحد ہی پس اسی

کیفیت حاصلہ کا نام مزاج ہے یہ مزاج باعتبار تجویز عقل کے ہی نہ باعتبار وجود خارجی کی
اور اُس مزاج کیطرف منقسم ہوتا ہے جو معتدل بحقیقت ہی اور جو خارج اعتدال
حقیقی سے ہے معتدل بحقیقت اوسکو کہتے ہین جو شدت اور ضعف مین مقدار اور
وزن کیفیات متضادہ کا برابر ہو اسیکا نام معتدل حقیقی ہے چونکہ برابری ہر کیفیت
کے بحیثیت مذکورہ پائی نہین جاتی لہذا وجود اعتدال حقیقی کا خارج مین ہرگز ممکن
نہین جبکہ وجود اعتدال حقیقی کا خارج مین معدوم ہوا لہذا فن طب مین اعتدال فرضی
جو خارج از اعتدال حقیقی ہی مبحوث عنہ ٹہرا یعنی جو مزاج کہ خارج مین پایا جاتا ہے
اوس سے بحث کی گئی اور دلائل اور مباحث عدم وجود اعتدال حقیقی کے کتب مطولہ
اور اوسکی شرح مین مذکور ہین۔ پس وہ مزاج جو اعتدال حقیقی سے خارج ہے اسکا
نام اطبا نے معتدل فرضی رکہا ہے لہذا اسی وجہ سے اعتدال عدل فے القسمت سے مشتق ہوا
اور معتدل فرضی اُس مزاج کو کہتے ہین جو واسطے کسی موضوع کے مناسب ہو اور
سب مزاجون سے وہ مزاج اوسکے واسطے بہتر ہو اور اُس چیز کیطرف منقسم ہی جو اس
اعتدال فرضی سے خارج ہو اور معتدل بمعنی مذکور کیواسطے آٹھ وجہین اعتباری ہین۔
اسواسطے کہ فن طب مین جس اعتدال سے بحث کی گئی ہی وہ باعتبار ہر موضوع اور بہتر ہونیکے واسطے
موضوع کے چار طرح پر ہے اول نوعی دوسرا صنفی تیسرا شخصی چوتھا عضوی اور جبکہ ہر ایک مین
اون چارون اقسام سے اعتدال بحیثیت غیر کے معتبر القیاس ہی تو وہ عام ہی اس بات
سے کہ اُس مزاج کے نوع مین داخل ہو یا خارج اس بنا پر اوسکی اٹھ قسمین ہونگی
قسم پہلی معتدل نوعی کی ہے بقیاس طرف اوس چیز کے کہ وہ خارج ہے اوس
نوع سے اور یہ وہ مزاج ہے جو انسان کو مثلاً بنظر تمامی موجودات کے حاصل ہی

یہ بات ظاہر ہی کہ مزاج انسانی بواسطہ ظہور آثار فیضانی کے دوسروں کے
مزاج سے افضل ہی اور بہ نسبت دوسرونکے اوسکے اعتدال کی یہی وجہ ہے
دوسری قسم معتدل نوعی بقیاس الی ماہو داخل کی یعنے جو اسکی نوع مین داخل
ہی اور یہ وہ مزاج ہی کہ جمیع افراد انسان مین سے ایک ایسے شخص کو حاصل ہوا ہو جسکا
مزاج انتہا درجہ کے اعتدال مین ہو تیسری قسم معتدل صنفی کی بنظر اُس
مزاج کے جو اوسکی صنف سے خارج ہو اور اُسکی نوع مین داخل ہو اور یہ
وہ مزاج ہی جو ایک اقلیم کے باشندونکو بہ نسبت دوسری اقالیم کے حاصل ہی
جیسے مزاج آدمی کا کہ یہ اوہین کے لایق ہی نہ اوسکے تمامی انواع کیواسطے
کیشیخ اور تمامی متاخرین کے نزدیک خط استوا اور اُسکے اطراف کے رہنے
والون کا مزاج سب صنفون سے زیادہ معتدل ہی اور ابوسہیل اور امام رازی
کے نزدیک چوتھی اقلیم کے رہنے والون کا مزاج زیادہ معتدل ہی اور ان سب کے
دلائل اور بحث کتب مطولہ مین مذکور ہین چوتھے معتدل صنفی بنظر
اوس مزاج کے جو اوسی صنف مین داخل ہے اور یہ وہ مزاج ہے
کہ افراد انسان صنف معین کے ایک ایسے خاص فرد مین پایا جاتا ہی
جو تمامی افراد مین زیادہ معتدل ہے صنف معین کے جمیع افراد سے وہ
شخص زیادہ معتدل ہی جو اوس صنف کے وسط مین واقع ہو افراط
اور تفریط کے درجہ سے بعید ہو۔ باقی آیندہ۔